1816- یتیموں کی جائداد وغیرہ کی زکاۃ کے مال سے اصلاح کرنا

سوال

میری کفالت میں کچھ یتیم بچے ہیں ان کا والد کچھ برس قبل فوت ہوگیا تھا، اوران کی آمدن پنشن ہے جوساڑھے تین ہزار ریال ماہانہ ہے، ان برسوں میں میرے پاس بہت زیادہ رقم جمع ہو گئی ہے، جن میں تقریبا ڈیڑھ لاکھ ریال زکاۃ کے ہیں، توکیا میں ان کے لیے زکاۃ لینے سے رک جاؤں، اور جوزکاۃ کا مال میرے پاس موجود ہے اس کا کیا کروں ؟

اوراگرہاوسنگ ادارے کی جانب سے ان کی کوئی بلڈنگ ہوجس پر دولاکھ چالیس ہزار باقی ہو توکیا میں بری الذمہ ہونے کے لیے اس رقم سے ادائیگی کرسکتا ہوں ؟

اوراگرانہیں بلدیہ کی طرف سے کوئی زمین الاٹ ہوئی ہو توکیا اس رقم سے ہم اس کی چاردیواری کرسکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے لیے حلال نہیں کہ ان یتیم بچوں کے پاس
اگران کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مال ہے توآپ زکاۃ کی رقم لیں، کیونکہ زکاۃ تو
فقراء اورمساکین کے لیے ہے، نہ کہ یتیموں کے لیے، اوران کے غنی اورمالدار ہونے
کے باوجود آپ نے جوزکاۃ کا مال اکٹھا کیا ہے اگر تو آپ ان کے مالکان کوجانتے ہیں
توانہیں واپس کردیں، اوراگران کا علم نہیں رکھتے تومالکان کی جانب سے صدقہ کی
نیت کرتے ہوئے صدقہ کردیں، کیونکہ آپ نے ان سے زکاۃ کی نیت سے مال حاصل کیا ہے.

اوروہ مال جوآپ نے پنشن کا جمع کیا ہے، اس میں آپ کوجوچیز
زیادہ بہتر معلوم ہووہ کریں.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورتم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر بہتر طریقہ سے }.

اورہاؤس بلڈنگ کے قرض کے بارہ میں عرض ہے کہ آپ کوعلم ہے کہ وہ
قسطوں میں ادا کرنا ہے، لہذا آپ اس کی قسطیں ادا کرتے رہیں، اورمیت اس سے بری ہے،
لیکن وہ قسطیں جواس کی موت سے قبل آئیں اوراس نے انہیں ادا نہیں کیا، لیکن وہ
اقساط جواس کی موت کے بعدوالی ہیں ان سے میت بری ہے، کیونکہ وہ جائداد سے تعلق رکھتی
ہیں، اور جائداد ورثاء میں منتقل ہوچکی ہے، لہذا یہ قسطیں بھی انہیں سے وصل کی

جائیں گی، نہ کہ زکاۃ سے ادا ہونگی، کیونکہ ان کے پاس اتنا مال ہے جس سے یہ قسط ادا کی جا سکے.